تجہیز و تکفین

تحریر: میاں انوار اللہ ۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ﴿کل من علیها فانO ویبقی وجه ربك ذوالجلال والاکرام O﴾ (سورۃ الرحمٰن: ۲۶۔۲۷) ترجمہ: "اے پیغمبر ﷺ زمین پر جتنی چیزیں ہیں سب فنا ہونیوالی ہیں۔ اور تیرے رب کی ذات باقی رہے گی، جو عزت اور بزرگی والی ہے"۔

موت ایک مسلم اصول ہے، جسے نہ صرف اپنے بلکہ بیگانے بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے فطرت کی ہر بات کا انکار کیا۔ موت کا انہیں بھی اقرار ہے۔

زندگی کا مقصد ﴿الذی خلق الموت والحیوة لیبلوکم أیکم أحسن عملاًوھوالعزیز الغفور﴾ (سورۃ الملک: ۲) ترجمہ: "وہ (اللہ) وہ ذات ہے، جس نے موت اور زندگی کو اسلئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کون تم میں سے اچھے کام کرتا ہے۔ (اور کون برے کام کرتا ہے) اور وہ زبردست بخشنے والا ہے"۔

موت اور زندگی کا سلسلہ جو دنیا میں چلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کا قائم کردہ ہے، اس سے مقصود انسان کا امتحان ہے، ایمان اور اطاعت کا روشن راستہ دکھانے کے بعد یہ دیکھا جائے کہ کمال احسان کا درجہ کس میں پایا جاتا ہے؟ اگر اعمال اچھے ہونگے تو آخرت میں ان کا اچھا اجر پائیگا، جو جنت کی صورت میں ہوگا اگر اعمال برے ہونگے تو ہاویہ (جہنم کا گڑھا) زاویہ ہے (اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے)

موت تجدید مذاقِ زندگی کا نام ہے   نیند کے پردے میں بیداری کا ایک پیغام ہے (اقبال)

ہماری فطری کمزوری خالق کائنات نے کس دل نشین انداز میں بیان فرمائی ہے:

﴿الھاکم التکاثرOحتی زرتم المقابر﴾ (سورۃ التکاثر: ۱۔۲) ترجمہ: (لوگو) تم کو (مال و اولاد کے) زیادہ ہونے کی خواہش نے (اللہ تعالیٰ کی یاد سے) غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے"۔

مشاہدہ ہے کہ موت کو اٹل حقیقت ماننے کے باوجود ہم میں سے اکثریت اس خام خیالی میں مبتلا ہے کہ ہمیں تو نہیں مرنا۔ اسی لئے خالقِ کائنات کے منع کرنے کے باوجود ہم خواہشاتِ نفس کے پجاری بنے ہوئے ہیں۔

فطری کمزوری کی نشاندہی ﴿افحسبتم انما خلقناکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون﴾ "لوگو! کیا تم یہ

سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے۔ (مر کر خاک ہو جاؤ گے) اور ہمارے پاس لوٹ کر نہ آؤ گے"۔

قریب المرگ مریض کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

صحیح مسلم (۲/ ۳۶۴) مترجم علامہ وحید الزمان فرمانِ رسول اللہ ﷺ ملاحظہ ہوں. حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں "کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے قریب المرگ بیماروں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

مریض کی تیمارداری اور فرطِ غم سے رو پڑنا

مذکورہ باب صفحہ ۳۶۸ پر "حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ ان کو دیکھنے آئے۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص اور عبداللہؓ بن مسعود بھی ہمرکاب تھے۔ آپ ﷺ سعدؓ بن عبادہ کے پاس آئے تو بے ہوش پایا... پوچھا: کہ کیا انتقال ہو گیا ہے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو غیب کا علم نہیں ہوتا) پھر آپؐ رونے لگے، اور لوگوں نے جب آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو سب رونے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا، وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کیا.... یا اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمۂ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر منہ سے نکالے تو عذاب کرتا ہے)۔

سورۃ الواقعہ میں موت کی عکس بندی

﴿فلولا إذا بلغت الحلقومo وأنتم حينئذ تنظرون﴾ ترجمہ: "اگر تم سچے ہو۔ تو جب (بیمار) کی جان (بدن سے نکل کر) حلق میں آ پہنچتی ہے تو اس وقت تم اسے (ٹکٹکی باندھے) دیکھتے رہتے ہو"۔

﴿ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون﴾ "اور ہم تم سے اس (بیمار) کے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم دیکھ نہیں سکتے"۔ ﴿فلولا ان كنتم غيرمدينين o ترجعونها ان كنتم صادقين﴾ ترجمہ: "پس اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو، تو اس کی جان واپس لوٹا کیوں نہیں لیتے؟" ﴿فأما إن كان من المقربينo فروح و ريحان وجنت نعيم﴾ "پس جب وہ مر جاتا ہے، اگر ہمارے مقربوں سے ہو تو اس کیلئے آرام ہے اور جنت کے میووں سے رزق ہے"۔ ﴿وأما إن كان من أصحاب اليمين oفسلام لك من أصحاب اليمين﴾ "اگر وہ داھنی طرف والوں میں سے ہے داھنی طرف والوں کو ہدیہ سلام پیش کیا جائیگا"۔

﴿وأما إن كان من المكذبين الضالينo فنزل من حميم﴾ "اگر وہ جھٹلانے والوں اور مغضوب لوگوں سے ہے، اس کے لئے گرم کھولتے ہوئے پانی سے ضیافت ہوگی"۔ ﴿وتصلية جحيمo إن هذا لهو حق اليقين﴾ "اور جہنم میں داخل ہوگا۔ بے شک یہ سب باتیں حق ہیں"۔

میت کے قرض کی ادائیگی جامع ترمذی (۱/ ۳۹۳ تا ۳۹۴) میں حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی قتادہؓ بیان کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک مرد کا جنازہ لایا گیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ اس لئے کہ یہ قرض دار ہے۔ یعنی میں نہیں پڑھونگا۔ ابو قتادہؓ نے کہا وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے پورا قرض اپنے ذمہ لے لیا ہے انہوں نے عرض کیا کہ پورا قرض میرے ذمہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس میت کی نماز جنازہ پڑھی"۔

میت کی طرف سے صدقہ وخیرات جامع ترمذی (۱/ ۲۶۵) میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا مری ماں کو فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! پھر اس نے عرض کیا: میرا ایک باغ ہے، سو میں آپ ﷺ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ماں کی طرف سے اسے صدقہ کر دیا"۔

تعزیت وعیادت کا مسنون طریقہ صحیح مسلم (۲/ ۳۶۶) میں حدیث ہے: "ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ابو سلمہؓ کی عیادت کو آئے تو ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں۔ پھر ان کو بند کیا اور فرمایا: جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ لوگوں نے ان کے گھر میں رونا شروع کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لئے اچھی ہی دعا کرو، اسلئے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی (زبانِ اقدس کے جگمگ جگمگ کرتے الفاظ یہ ہیں)" اللهم اغفر لابی سلمة وارفع درجة فی المهدین واخلفه فی عقبه فی الغابرین واغفرلنا وله یا رب العلمین وافسح له فی قبره ونورله فیه" ترجمہ: "یااللہ! ابو سلمہؓ کو بخش دے اور بلند کر اس کا درجہ ہدایت والوں میں اور تو خلیفہ ہو جا ان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں، اور بخش دے ہم کو اور ان کو اے جہانوں کے پالنے والے اور کشادہ کر ان کی قبر کو اور روشنی کر اس میں"۔

غمی کے وقت قرآن کا حکم ربانی

۱۔ ﴿یایها الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوة ان الله مع الصابرین...الخ﴾ (البقرة :۱۵۳) ترجمہ: مسلمانو! صبر اور نماز سے مدد لو، بے شک اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے"۔

۲۔ ﴿الذین إذا أصابتهم مصیبة قالوا إنا لله وإنا إلیه راجعون﴾ (سورۃ البقرہ :۱۵۶ تا ۱۵۷) ترجمہ: "وہ لوگ جب ان کو کوئی مصیبت آپڑتی ہے۔ تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ ہی کی طرف جانے والے ہیں۔ انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مہربانی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"۔

غم زدہ شخص کیسے بیٹھے ؟ مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھنا کہ چہرے سے رنج معلوم ہو، جنگ موتہ میں آپ ﷺ زید بن حارثؓ، جعفرؓ بن ابی طالب اور عبداللہؓ بن رواحہ کی شہادت پر ایسے ہی بیٹھے تھے"۔ (بخاری : ۱/۷۵۶)

غمی میں ممنوعہ کام (۱) "غمی میں بال منڈانا منع ہے" (۲) آپ ﷺ کا فرمان ہے "جو چہرے پر تھپڑ مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے (۳) "مصیبت کے وقت واویلا نہ کرے اور نہ کفریہ باتیں کہے"۔ (صحیح بخاری : ۱/۷۵۵)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق اور جنازے میں شریک ہونے کا حکم

صحیح بخاری (۲/۲۳۴ تا ۲۳۵) "سعید بن میبؓ نے خبر دی کہ حضرت ابو ھریرۃؓ نے کہا: میں نے رسول مکرم ﷺ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں :

(۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار ہو تو عیادت کرنا (۳) اس کے جنازے کے ساتھ جانا

(۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینک کا جواب دینا

موت کی سختی کے بیان میں

ترمذی شریف (۱/۳۶۴) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے وفات کے قریب رسول اللہؐ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک پانی کا پیالہ تھا، آپ ﷺ اس پیالہ میں ہاتھ ڈالتے تھے اور اپنے منہ پر ملتے تھے، پھر فرماتے تھے (اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت) "اے اللہ! موت کی سختیوں اور موت کی تکلیفوں پر میری مدد فرما"۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی موت کی شدت دیکھی"۔

مرتے وقت اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہیے (کہ وہ بخش دے گا)

سنن ابو داؤد (۲/۵۴۴) جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے اپنی وفات سے تین دن پہلے فرمایا: "نہ مرے کوئی تم میں سے مگر وہ اللہ کے ساتھ اپنا گمان نیک رکھتا ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کے کرم اور مغفرت کا امیدوار ہو کر مرے (یہ نہیں کہ اس کی رحمت سے مایوس ہو کر مرے)"۔

قریب المرگ انسان کے پاس سورۃ یٰس پڑھنا

سنن ابی داؤد مترجم (۲/۵۴۶) معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰس پڑھو (تاکہ اس کے سننے کی برکت سے تکلیف میں تخفیف ہو"۔

غسل میت کے مسائل صحیح بخاری مترجم طبع تاج کمپنی (۲/۲۴۳ تا ۲۴۷)

۱۔ میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور وضو کرانا۔ ابن عمرؓ نے سعید بن زید کے بچے کو (جو مر گیا تھا) خوشبو لگائی۔ اس کو اٹھایا اور نماز جنازہ پڑھی اور وضو نہیں کیا ابن عباسؓ نے کہا: مسلمان نہ زندگی میں ناپاک ہوتا ہے اور نہ مر کر۔ سعد بن وقاص (عشرۃ مبشرہ) نے کہا اگر مردہ نجس ہوتا تو میں اس کو نہ چھوتا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مومن ناپاک نہیں ہوتا"۔

ابن ابی شیبہ میں ہے کہ سعد کو سعید بن زید کے مرنے کی خبر ملی۔ وہ گئے۔ ان کو غسل اور کفن دیا۔ خوشبو لگائی۔ پھر گھر میں آکر غسل کیا۔ کہنے لگے۔ میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے۔ نہ کہ مردے کو غسل دینے کی وجہ سے۔ اگر وہ نجس ہوتا۔ تو میں اس کو نہ چھوتا۔

۲۔ میت کو طاق بار نہلانا مستحب ہے۔ ۳۔ غسل میت داھنی طرف اور وضو کے مقاموں سے شروع کرو۔

۴۔ آخری بار کے غسل میں کافور شریک کریں۔

۵۔ میت عورت ہو۔ حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں۔ کہ مجھ سے ام عطیہ نے بیان کیا۔ کہ عورتوں نے آپؐ کی صاحبزادی کے بالوں کی تین لٹیں کر دیں۔ بالوں کو کھول ڈالا۔ پھر دھویا۔ پھر ان کی تین لٹیں بنا دیں۔

کفن حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے سنت ہیں۔ مسند احمد اور ابو داؤد میں لیلی بنت قانف کہتی ہیں کہ میں بھی ام کلثومؓ کو غسل دینے والیوں میں شریک تھی، پہلے رسول ﷺ نے تہبند دیا۔ پھر کرتہ پھر اوڑھنی۔ پھر چادر۔ پھر وہ لفافہ میں لپیٹ دی گئیں اگر تنگی ہو تو ایک کپڑا بھی کافی ہے۔

کفن اچھا دینے کا حکم سنن نسائی (۱/۶۱۹) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا۔ تو اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا جو مر گیا تھا۔ اور رات ہی کو دفن کیا گیا، ایک ناقص کفن میں آپ ﷺ نے رات کو دفن کرنے سے منع کیا (اس لئے کہ لوگ کفن کا انتظام اور نمازِ جنازہ کیلئے کم تعداد میں آئیں گے) مگر جب ضرورت ہو۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا وارث ہو، تو اسکو اچھا کفن دے (اسراف اور کنجوسی سے کام نہ لے)۔

کون سا کفن بہتر ہے؟ سنن نسائی (۱/۶۲۰) حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو۔ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں۔ اور اپنے مردوں کو انہیں میں کفن دیا کرو۔

رسول اللہ ﷺ کا کفن حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کو یمن کے تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ نہ اس میں قمیص تھی نہ عمامہ (ایک ازار۔ ایک چادر۔ ایک لفافہ) (صحیح بخاری: ۲/۲۴۹)

کفن۔ قبر۔ دفن کے اخراجات میت کے مال سے کرنے چاہییں: صحیح بخاری (۱/۲۵۴) عطاء اور زہری

،عمرو بن دینار اور قتادہ کا یہی قول ہے۔ کفن دفن سے فراغت کے بعد قرض کی ادائیگی بھی انہی حضرات کا قول ہے۔

اگر میت کے پاس ایک ہی کپڑا نکلے حضرت مصعبؓ بن عمیر (شہیدِ احد) ایک چادر کا ہی کفن دیئے گئے چادر کی لمبائی بھی کم تھی۔ سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے.... بالآخر سر ڈھانپا گیا، پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دی گئی ۔(یہ نہایت ہی جانثار اور بلند مرتبہ صحابی رسول تھے)۔ (صحیح بخاری: ۲/ ۲۵۵)

جنازہ اٹھا کر چلنے کے مسائل

۱۔ جنازے کو جلد لے چلنا ۲۔ جنازے کے آگے۔ پیچھے۔ دائیں بائیں چلتے جائیں۔ لیکن جنازے کے قریب رہیں
۳۔ جنازے کو معمول کی رفتار سے کچھ تیزی سے لے جایا جائے۔ دوڑا نہ جائے۔ (صحیح بخاری: ۲/ ۲۸۱)

نماز جنازہ میں صفوں کا بیان : (سنن ابی داؤد : ۲/ ۵۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے کہ وہ مر جائے۔ اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کر تا ہے۔ راوی حدیث مالک بن ھبیرہ جس وقت آدمیوں کو کم خیال کرتے۔ تو اس حدیث مبارکہ کے مطابق انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔

جنازہ پڑھنے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

سنن ابو داؤد (۲/ ۵۶۲) میں ہے حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے۔ پھر نماز جنازہ پڑھ کر واپس آجائے تو اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ جو دفن وغیرہ سے فراغت تک ساتھ رہے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ ان دونوں میں جو چھوٹا قیراط ہے وہ بھی احد پہاڑ کے برابر ہے یہ فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے۔

مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز ہے۔ (صفحہ ۵۶۹)

خودکشی کرنیوالے کا جنازہ امام المومنین نہ پڑھے (صفحہ ۵۶۷) **لوگ پڑھ لیں۔**

زنا کی حد میں جو سنگسار کیا جائے اس پر نماز پڑھنا

نسائی (۱/ ۲۳۶) میں ہے آپ ﷺ نے زنا میں رجم ہونے والی عورت کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

گر تو برا نہ مانے

جب شرکاء جنازہ صفیں بنالیں۔ تو پوچھیں کہ آپ میں سے کتنے لوگوں کو دعائیں یاد ہیں؟ اکثریت کا جواب ہوگا: آپ ہمارا امتحان نہ لیں۔ جنازہ پڑھائیں۔ نمازِ جنازہ میت کے لیے زندہ لوگوں کی طرف سے آخری خدمت ہے۔ مشاہدہ ہے کچھ لوگ جنازہ کے مجمع میں آئینگے۔ لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہونگے۔ ایک طرف فاصلے

پر کھڑے رہیں گے۔ ان سے پوچھے۔ جواب دیں گئے۔ لباس پاکیزہ نہیں ہے۔ یا رب رحم فرما بر حال ما

نمازِ جنازہ کی تکبیریں آپ ﷺ نے نجاشی حاکم حبشہ کی غائبانہ نماز جنازہ اور ایک صحابیہؓ کی نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھائی (سنن نسائی :۱/۶۴۱۔۶۴۲)۔

نماز جنازہ کیلئے امام کہاں کھڑا ہوگا

(۱) رسول اللہ ﷺ نے ام کعب کا جنازہ پڑھایا جبکہ آپؐ میت کی کمر کے سامنے کھڑے تھے۔ (نسائی : ۱/ ۶۴۳)

(۲) اگر جنازہ مرد کا ہو۔ تو امام میت کے سر کے سامنے کھڑا ہوگا۔ (سنن ابو داؤد : ۲/ ۵۷۱)

نماز جنازہ کا طریقہ "حضرت ابن عباسؓ نے ایک جنازہ پر تکبیر اولی کے بعد سورۃ فاتحہ اور قرآن مجید کی سورۃ بالجہر پڑھی" ثناء پڑھنے کی ذخیرہ احادیث میں نماز جنازہ میں الگ سے کوئی دلیل کم سے کم میرے علم میں نہیں اگر نماز جنازہ کو دوسری نمازوں پر قیاس کرتے ہوئے ثناء پڑھنا چاہیں۔ تو پڑھ لیں۔ (سنن ابو داؤد : ۲/ ۵۷۳)

دوسری تکبیر : دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں۔

تیسری تکبیر : تیسری تکبیر کے بعد خوب خشوع و خضوع سے مندرجہ ذیل دعائیں پڑھیں۔ یاد رہے کہ نمازِ جنازہ زندہ لوگوں کی طرف سے میت کے گناہوں کی معافی کی رب ذوالجلال کے حضور انتہائی عاجزانہ اور انکسارانہ التجا ہے۔ اسکے بعد میت ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رخصت ہو جائیگی۔ لہذا خیر خواہی کا حق ادا کریں۔ (سنن ابو داؤد : ۲/ ۵۷۴)

نمازِ جنازہ کی مسنون دعائیں

(۱) (اللهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه وأكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطاياكما نقيت الثوب الأبيض من الدنس وأبدله داراً خيراً من داره وأهلاً خيراًمن أهله وزوجاً خيراً من زوجه وأدخله الجنة وأعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار) ترجمہ: "اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اس کو عافیت عطا فرما۔ اور اس کو معاف فرمادے اور اس کی بہتر مہمانی کر اور اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کے گناہوں کو پانی کے ساتھ اور اولوں اور برف سے (بخش کر) پاک صاف کردے۔ جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے اسے اس کے دنیاوی گھر سے بہتر گھر اور یہاں کے لوگوں سے بہتر لوگ اور یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر اور جہنم کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔ (صحیح مسلم مترجم : ۲/ ۳۹۴) راوی حدیث مشہور صحابی حضرت مالک بن عوفؓ کہتے ہیں میں نے آرزو کی کہ کاش! اس میت کی جگہ پر میری میت ہوتی (اور رسول اللہ ﷺ

کی زبانِ اقدس سے نکلی ہوئی دعائیں میرے لیے ہوتیں)۔

(۲) (اللهم ان فلان بن فلان فی ذمتك وحبل جوارك، فقهِ من فتنة القبر وعذاب النار وانت أهل الوفاء والحق، اللهم فاغفر له وارحمه، انك انت الغفور الرحیم) ترجمہ: "اے اللہ! فلاں بن فلاں (یہاں حاضر میت اور اس کے باپ کا نام لیا جائے) بے شک تیری پناہ اور تیری ہمسائیگی کی امان میں ہے، پس تو اس کو قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اور تو وفا اور حق والا ہے۔ اے اللہ تو اس کو بخش دے۔ اس پر رحم فرما۔ بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (سنن ابی داؤد : ۲ / ۵۷۵)

(۳) (اللهم انت ربهاوانت خلقتهاوانت هدیتها للاسلام وانت قبضت روحها وانت أعلم بسرها وعلانیتها جئنا شفعاء فاغفرلها) ترجمہ: "اے اللہ! تو اس کا رب ہے۔ تو ہی نے اسے پیدا کیا۔ تو ہی نے اسے اسلام کی ہدایت کی۔ اور تو ہی نے اس کی روح کو قبض کیا۔ اور تو ہی اس کے پوشیدہ اور اس کے ظاہر کو خوب جانتا ہے۔ ہم لوگ اس کے سفارشی بن کے آئے ہیں۔ پس تو اس کو بخش دے"۔ (ابو داؤد مترجم : ۲ / ۵۷۴)

(۴) (اللهم اغفر لحینا و میتنا وشاهدنا وغائبنا وصغیرناوکبیرناوذکرناوأنثانا،اللهم من أحییته منا فأحیهِ علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الایمان،اللهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنا بعده) ترجمہ : اے اللہ! جو ہم میں زندہ اور مردہ ہیں۔ جو ہم میں حاضر ہیں۔ اور جو ہم میں غائب ہیں، اور جو ہم میں چھوٹے ہیں اور جو بڑے ہیں اور جو ہم میں مرد ہیں اور جو عورتیں ہیں۔ ان سب کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں جسے تو زندہ رکھے، اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تو وفات دے، اسے ایمان پر فوت فرما۔ اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کر۔ اور ہم کو اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ (سنن ابی داؤد مترجم : ۲)

(۵) (أللهم عبدك وابن أمتك كان یشهد أن لاإله إلاأنت وحدك لاشریك لك ویشهد أن محمداً عبدك ورسولك، أصبح فقیراً إلی رحمتك وأصبحت غنیاً عن عذابه تخلی من الدنیا وأهلیها، ان كان زكیاً فزكه وان كان مخطئاً فاغفرله، اللهم لا تحرمنا أجره ولا تضلنا بعده) "اے اللہ! بے شک یہ تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے۔ گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، یہ گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے بے نیاز ہے، یہ دنیا اور دنیا والوں سے علیحدہ ہو گیا، اگر یہ پاک ہے تو تو اس کو پاک کر (یعنی پاکی کا ثواب دے) اور اگر گناہ گار ہے تو تو اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس کے ثواب سے ہم کو محروم نہ کر اور نہ اسکے بعد ہم کو گمراہ کر۔

چوتھی تکبیر :　　چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔

سلام کے بعد :　　سلام پھیرنے کے بعد میت کیلئے دعا کرنا، سورۃ فاتحہ اور چاروں قل پڑھ کر بخشنے کا کوئی ثبوت احادیثِ مبارکہ میں نہیں ہے۔

نماز جنازہ کی تکبیریں اور رفع الیدین

آپ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت نہیں۔ لیکن حضرات ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے ثابت ہیں۔

قبر :　　قبریں دو قسم کی بنائی جاتی ہیں۔ (۱)　صندوقی قبر یا شق　(۲)　بغلی قبر یا لحد

(سنن ابو داؤد : ۲ / ۵۷۸) فرمانِ رسول ﷺ ہے "کہ بغلی قبر یا لحد ہمارے واسطے ہے اور صندوقی قبر یا شق غیروں کیلئے ہے"۔

میت کو قبر میں رکھنے کیلئے کتنے آدمی اندر جائیں

سنن ابی داؤد (۲ / ۵۷۸) میں عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ، فضل بن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ، قبر کے اندر گئے۔ بعد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی شریک ہو گئے۔ انہوں نے پیارے نبی ﷺ کو قبر میں لٹایا۔ جب دفن سے فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ نے کہا : ہر آدمی کے کام اسی کے گھر والے کیا کرتے ہیں۔

انہوں نے یہ اسلئے کہا کہ بزرگ صحابہؓ کو ناگوار نہ گزرے کہ ہمیں اس سعادت میں شریک کیوں نہ کیا۔ حضرت علیؓ اور حضرت فضلؓ آپؐ کے فرسٹ کزن تھے۔ علیؓ داماد بھی تھے۔ اسامہؓ آپؐ کے آزاد کردہ اور منہ بولے بیٹے زید بن حارثؓ کے بیٹے تھے۔

میت کو قبر میں کس طرح داخل کریں　　"پائنتی کی طرف سے"۔ (سنن ابی داؤد : ۲ / ۵۷۹)

میت کو جب قبر میں اتارا جائے۔ تو یہ دعا پڑھیں۔ قبر گہری اور کشادہ ہو

(سنن ابی داؤد : ۲ / ۵۸۰) (بسم الله وعلى سنة رسول الله) ترجمہ : "میں اللہ کے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ کی شریعت پر"۔ فرمانِ رسولؐ ہے : "قبر گہری اور کشادہ کھودو"۔

جب دفن کر کے فارغ ہوں۔ تو میت کیلئے استغفار کریں۔

سنن ابی داؤد (۲ / ۵۸۲) میں حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کے دفن سے فراغت پا چکتے تو وہاں توقف کرتے تھے اور فرماتے اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو۔ اور اس کیلئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس وقت وہ پوچھا جاتا ہے"۔ (یعنی ابھی تمہارے جاتے ہی منکر اور نکیر آئینگے۔ اور سوال کرینگے)

قبر کے پاس ذبح کرنے کی ممانعت : رسول اللہؐ نے اس نے منع فرمایا ہے۔(سنن ابو داؤد مترجم : ۲/ ۵۸۲)

اونچی قبروں کو زمین کے برابر کر دیا گیا

سنن ابن ماجہ مترجم (۱/ ۶۴۰) آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیج کر مدینہ منورہ میں اونچی قبروں کو ڈھا کر زمین کے برابر کرادیا۔ نسائی شریف مترجم (۱/ ۶۵۷) میں "قبر کی اونچائی ایک بالشت ہے"۔

میت کی ہڈی توڑنا منع ہے : آپ ﷺ نے میت کی ہڈی توڑنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا۔ میت کی ہڈی توڑنا مثل زندہ کے ہڈی توڑنا ہے"۔(سنن ابن ماجہ مترجم :۱/ ۶۶۱)۔

قبر پر نشانی رکھنا " آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کی قبر پر ایک پتھر بطور نشانی رکھا" سنن ابن ماجہ مترجم (۱/ ۶۴۰) یاد رہے پتھر بطور نشانی قبر کے سرہانے لگادینا سنت نبویؐ ہے۔ کتبہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

اہلِ میت کے گھر کھانا بھیجنا : جامع ترمذی مترجم (۱/ ۳۶۹) حضرت عبداللہ بن جعفرؓ روایت کرتے ہیں جب حضرت جعفر طیارؓ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا : "جعفرؓ کے گھر والوں کیلئے کھانا پکاؤ۔ اس لئے کہ ان پر ایسی (رنج و ملال والی خبر) چیز آئی ہے"۔

قبر پر درخت کی شاخ لگانا سنن نسائی مترجم :(۱/ ۶۶۹) آپ ﷺ ایک باغ پر گزرے ، وہاں دو آمیوں کی آواز سنی ، جن کو قبر کا عذاب ہو رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا : ان کو بڑے قصور پر عذاب نہیں ہو رہا۔ بلکہ ایک اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپؐ نے ایک شاخ منگوائی، اس کے دو ٹکڑے کیے ، ہر قبر پر ایک ٹکڑا لگادیا۔ آپؐ نے صحابہؓ کے پوچھنے پر بتایا : شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو۔ جب تک یہ خشک نہ ہوں"۔

افسوس! ہم نے غلو کرتے کرتے پھولوں کی چادریں بناڈالیں اور قبر کے سرہانے رکھنا شروع کر دیں۔

پیارے نبی ﷺ نے امت کو ان کاموں سے منع فرمایا :

۱۔ میت پر بین کر کے رونے سے منع فرمایا۔ "کیونکہ اس سے میت کو عذاب ہوتا ہے" (بخاری شریف مترجم : ۲/ ۲۶۰)

۲۔ جو گریبان پھاڑے۔ رخساروں پر تھپڑ مارے۔ کفر کی باتیں بکے۔ وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں"۔(صحیح بخاری : ۲/ ۲۶۷)

۳۔ "صبر وہی ہے۔ جو مصیبت آتے ہی کیا جائے" نہ کہ خوب رو دھو کر۔ پھر تو صبر آہی جاتا ہے۔(صحیح بخاری : ۲/ ۲۷۳)

۴۔ آپ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت فرمائی۔ "کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا" حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اگر یہ ڈر نہ ہو تا کہ کہیں آپ ﷺ کی قبر مسجد نہ ہو جائے۔ (لوگ اسے یا س کی طرف سجدہ کرنے لگیں) تو قبر مبارک کھول دی جاتی۔ سفیان بن دینار نے آپ ﷺ کی قبر کو دیکھا۔ جو کہ اونٹ کے کوہان کی طرح تھی۔ (بخاری شریف مترجم: ۲/ ۳۴۷)

۵۔ بخاری شریف (۲/ ۳۴۰) میں آپ ﷺ نے فوت شدہ لوگوں کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے، اگر کافر اور فاسق ہوں تو عیب ظاہر کرنا درست ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تنبیہ ہو۔

۶۔ قبروں کو پختہ کرنے۔ ان پر گنبد بنانے اور قبروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا (مسلم شریف مترجم: ۲/ ۳۹۸)

۷۔ آپ ﷺ نے قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے۔ یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جائیں۔ تو اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے"۔ (بخاری شریف ۱/ ۲۹۹۔ سنن نسائی مترجم: ۱/ ۶۶۲)

زیارتِ قبور کی دعائیں

(۱) (السلام علیکم أهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکم لاحقون نسأل الله لنا ولکم العافیة)

ترجمہ: تم پر سلام ہو۔ اے گھروں کے مکینو مومنو اور مسلمانو! اگر اللہ نے چاہا تو تحقیق ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔ (مسلم شریف مترجم: ۲/ ۴۰۲)

۲) (السلام علیکم یا أهل القبور یغفر الله لنا ولکم، انتم سلفنا ونحن بالأثر)

ترجمہ: اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔ اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہمارے پیش خیمہ ہو۔ اور ہم تمہارے پیچھے ہیں (موت سے ہمکنار ہونگے) (جامع ترمذی مترجم: ۱/ ۳۸۷)

قبر اگر بلند ہو، تو اسے گرا کر برابر کرنا

حضرت ابو الہیاج الاسدی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا: "میں تم کو اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے پیغمبر علیہ السلام نے بھیجا تھا۔ کوئی اونچی قبر نہ چھوڑو۔ مگر اس کو برابر کر دے۔ اور کوئی تصویر (جاندار) کسی گھر میں نہ دیکھ۔ مگر اسے مٹا دے"۔ (سنن نسائی شریف: ۱/ ۷۶۵)

امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ: حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں: "قبر پختہ نہ بنائی جائے، نہ مٹی سے لیپی جائے، نہ قبر پر کوئی عمارت کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے"۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

ہدایہ کا فتویٰ: ہدایہ فقہ حنفی کی نہایت ہی بلند پایہ کتاب ہے۔ پڑھیئے: "پختہ اینٹوں اور لکڑی کا استعمال قبر پر ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں پائیداری اور مضبوطی کی خاطر ہوتی ہیں۔ اور قبر تو ویران اور غیر آباد چیز ہے"۔

فتاویٰ عالمگیری کا فتویٰ:

"قبر پر پختہ اینٹیں اور لکڑی نہ لگائیں۔ جو مٹی قبر سے نکلی ہو۔ اس سے زیادہ نہ ڈالیں۔ قبر کوہان نما بنائیں صرف ایک بالشت اونچی رکھیں۔ پختہ نہ کریں اور قبر پر کوئی عمارت نہ بنائیں"۔

فوت شدگان کا ذکر بھلائی سے کرنا چاہیے۔ انہیں برا کہنے کی ممانعت: (سنن نسائی مترجم: ۱/۶۳۰)

فقہ حنفی میں میت پر یہ کام کرنے منع ہیں:

(۱) "اور (میت کے) مخصوص دنوں میں کھانے وغیرہ پکانے، سوئم، پانچواں، ساتواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں (چہلم) ششماہی اور برسی (کے ختم درود کرنا) بدعت ہیں اور منع ہیں"۔ (شرح المنہاج)

(۲) "میت پر قرآن پڑھنے کیلئے جمع ہونا۔ خاص کر قبر پر۔ یا مسجد میں یا گھر میں بدعت مذمومہ ہے۔ کیونکہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ سے ایسی کوئی چیز منقول نہیں ہے" (ردالبدعات از علی متقی استاذ شیخ عبدالحق" محدث دہلوی)

کتاب اور سنت کے اتباع کا حکم

﴿الیوم اکملت لکم دینکم......﴾ (المائدۃ: ۳) ترجمہ: "آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا" یہ آیت کریمہ ذوالحجہ ۱۰ھ میں میدانِ عرفات میں نازل ہوئی۔ اس کے تین ماہ بعد رسول اللہ ﷺ رفیق الاعلیٰ سے جا ملے۔ اور امت کو وصیت فرما گئے: (ترکت فیکم أمرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللہ و سنت رسولہ) (موطا امام مالک) ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں دو چیزیں ایسی دے چلا ہوں کہ جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو گے، ہرگز ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور دوسری میری سنت"۔ فتویٰ صرف وہی مدلل ہے، جو قرآن وحدیث کے مطابق ہو۔

تقسیم لٹریچر بابت مروجہ جشن عید میلاد

۱۔ مروجہ عید میلاد النبیؐ کی شرعی حیثیت۔ ۲۔ یومِ وفات یا یومِ میلاد

خواہشمند حضرات اس شرط پر کہ وہ دونوں خوبصورت، رنگین اشتہاروں کو فریم کروا کر مساجد و دیگر مقامات پر آویزاں کریں گے۔ صرف خط لکھ کر مفت طلب فرمائیں۔ ڈاک خرچ ادارہ خود برداشت کرے گا۔

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور فون: 0641-567218